روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 199 | بدھ 7 جمادی الاول - 1418ھ 10 تبوک 1376 ہش 10 ستمبر 1997ء

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کرکے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسائیوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 282)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

درحقیقت اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں فرمایا (-) یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو، مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے، بلکہ بھول جاتے ہو، اور پھر دوسری جگہ فرمایا (-) (صاحب ایمان) کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدلی اور نفاق ہردو (صاحب ایمان) سے دور رہتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 248)

خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری انسان کو برگزیدہ اور معزز بنادیتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ ایک بات حجت کے طور پر رکھ دی ہے کہ وہ ایک مجمع کے درمیان معزز ہو جاوے۔ گھر میں اپنے بزرگوں کی کوئی خلاف ورزی اس لئے نہیں کی جاتی کہ گھر میں ذلیل نہ ہوں۔ ہر ایک دنیادار کو دیکھتے ہیں کہ محلہ داری میں ایسے کام کرتا ہے جن سے وہ باوقعت انسان سمجھا جاوے۔ شہروں کے رہنے والے بھی ہتک اور ذلت نہیں چاہتے۔ پھر اس مجمع میں جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ اس مقام پر جہاں انبیاء و اولیاء موجود ہوں گے۔ وہاں کی ذلت کون عاقبت اندیش سلیم الفطرت گوارا کر سکتا ہے۔ کیونکہ عزت و وقعت کی ایک خواہش ہے جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اس (-) میں اللہ تعالیٰ ایک نظیر کے ساتھ اس خواہش اور اس قاعدہ کو جس کے ذریعہ انسان معزز ہو سکتا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ نظیر کے طور پر جس شخص کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ اس کا نام ہے ابراہیم علیہ السلام۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کیسی عزت دی۔ یہ اس نظارہ سے معلوم ہو سکتا ہے جو خدا نے فرمایا (-) ہم نے اس کو برگزیدہ کیا دنیا میں اور آخرت میں بھی سنوار والوں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے مکالمات کا شرف رکھنے والے (احکام دینیہ) کے لانے والے۔ ہادی و رہبر۔ بادشاہ اور اس قسم کے عظیم الشان لوگ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہوئے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لئے نتیجہ دکھایا ہے۔ حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ حضرت مسیح علیہ السلام سب حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے اور حضرت اسماعیلؑ (-) اسی کی اولاد سے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ بھی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو بہت بڑا ملک دیا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جڑ اس بات کی کیا ہے؟ کیا معنی وہ کیا بات ہے جس سے وہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور برگزیدہ ہوا اور معزز ٹھہرایا گیا۔ کلام الٰہی میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے۔ جہاں فرمایا (-) جب ابراہیمؑ کے رب نے اس کو حکم دیا کہ تو فرمانبردار بن جا تو حضرت ابراہیمؑ عرض کرتے ہیں۔ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ کوئی حکم نہیں پوچھا کہ کس کا حکم فرماتے ہو۔ کسی قسم کا تامل نہیں کیا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی معاً بول اٹھے۔ کہ فرمانبردار ہو گیا۔ ذرا بھی مضائقہ نہیں کیا۔ اور نہیں خیال کیا کہ عزت پر یا مال پر صدمہ اٹھانا پڑے گا یا احباب کی تکالیف دیکھنی پڑیں گی۔ کچھ بھی نہ پوچھا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ اقرار کرلیا (میں فرمانبردار ہو چکا ہوں) یہ ہے وہ اصل جو انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور معزز بنادیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو جاوے۔

فرمانبرداری کا معیار ہے۔ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو (اسی طرح رسم و رواج۔ عادات کسی کا دباؤ حسب جاہ و رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کرلیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔

(از خطبہ 17۔ مئی 1901ء)

خصوصی درخواست دعا

محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ سابق مربی شرق اوسط و مشرقی افریقہ گذشتہ دس روز سے بعارضہ فالج علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے گو پہلے سے بہتری ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید لکھتے ہیں۔

محترمہ فردوس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب صدر حلقہ نیلا گنبد سیکرٹری تحریک جدید لاہور و امین جماعت احمدیہ لاہور مورخہ 3۔ ستمبر 1997ء کو بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔ لاہور میں جنازہ دارالذکر میں مکرم مولانا حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور 97-9-4 کو بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ ان کے پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر محمود ناگی صاحب امین جماعت اسلام آباد ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد شفیق صاحب (آف سابق الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ) کے بڑے داماد چوہدری محمد اقبال صاحب ابن چوہدری محمد نواز صاحب جھنگ صدر بوجہ فالج 12- دن بیمار رہ کر 5- ستمبر 1997ء کو وفات پاگئے ہیں اور اسی روز رات کو 9 بجے احمدیہ قبرستان جھنگ میں تدفین ہوئی۔ موصوف مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (سابق اسیر راہ مولا) کے ہم زلف تھے۔ موصوف کے غمزدہ باپ کے 4 لڑکے تھے جو سبھی ایک ایک کرکے وفات پاگئے۔ موصوف کے پسماندگان میں غمزدہ بیوی، دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر کے لئے دعا کریں۔

خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصۃً للہ ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10 تبوک 1376 ھش   10 ستمبر 1997ء

امراء اور افسران کے لئے!

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اپنی نعماء سے زیادہ حصہ دیا ہے' یعنی زیادہ مال' زیادہ وسائل' زیادہ جائیدادو غیرہ دی ہے ان کی زندگی میں ایک عام غریب یا متوسط طبقے کی نسبت زیادہ آرام اور سکون بھی ہوتا ہے۔ اور زندگی کے عام مراحل بھی ان پر زیادہ آسان ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایسے افراد اللہ کے شکر کے نیچے زیادہ آجاتے ہیں اور ان پر زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے سے غریب لوگوں کا خیال رکھیں اور ان کی زندگیوں میں آسائشیں داخل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

جماعت احمدیہ کے امراء نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں نہایت عمدہ نمونے قائم کئے ہیں اور اپنی دولت بے دریغ اللہ کی راہ میں لٹائی ہے۔ یہ قابل تعریف لوگ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں بھی ممتاز ہوتے ہیں اور خلق خدا کی خدمت میں بھی پیچھے نہیں رہتے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدر آباد دکن اس سلسلے میں ایک نمایاں مثال ہیں جنہوں نے غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی ایسے ہی پاکباز وجودوں میں سے ایک تھے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے امراء ایسے ہیں جو اللہ کی راہ پر پامردی سے قدم بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ لوگ حضرت امام جماعت کی دعاؤں سے بھی وافر حصہ پاتے ہیں اور اللہ بھی ان کے اموال کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

تاہم جماعت کے بعض امراء کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ان باتوں سے غافل ہے اور ان کو درحقیقت علم نہیں ہے کہ اللہ کے راستے میں دینا اور اللہ کی مخلوق کے راستے میں دینا' اور اپنی دولت اور اموال پر تکبر نہ کرنا' غریب سے محبت کرنا' نادار سے ہمدردی سے پیش آنا اور اپنے ملازمین سے حسن سلوک کرنا کتنے اعلیٰ درجات کا وارث انسان کو بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحمت اور فضل کی جو نظر کرتا ہے وہ ان کے اموال میں پہلے سے بھی بڑھ کر اضافے کا سبب بن جاتی ہے۔ اور دل کا سکون' زندگی کا اطمینان اور مشکلات سے رہائی پانا ان سب افضال کا حصہ ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک نہایت خوبصورت ارشاد اس ضمن میں ہم پیش کرنے کی سعادت پاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ غرباء کو بشارت دیتا ہے (-) اس کا یہی مطلب ہے کہ قضاو قدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں' تو خدا تعالیٰ کی عنایتیں اور رحمتیں ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے۔

لیکن امراء کو یہ کہاں نصیب۔ امیروں کا تو یہ حال ہے کہ پنکھا چل رہا ہے آرام سے بیٹھے ہیں۔ خدمتگار چائے لایا ہے۔ اگر اس میں ذرا سا قصور بھی ہے خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے تو غصہ سے بھر جاتے ہیں۔ خدمت گار پر ناراض ہوتے ہیں۔ بہت غصہ ہو تو مارنے لگ جاتے ہیں حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے کہ ان کو ہل جوتنا نہیں پڑا۔ کاشتکاری کے مصائب برداشت نہیں کئے۔ چولہے کے آگے بیٹھ کر آگ کے سامنے تپش کی شدت برداشت نہیں کی۔ اور پکی پکائی شے محض خدا کے فضل سے سامنے آگئی ہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ خدا کے احسانوں کو یاد کر کے رطب اللسان ہوتے لیکن اس کے سارے احسانوں کو بھول کر ایک ذرا سی بات پر سارا کیا کرایا رائیگاں کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جیسے وہ خدمت گار انسان ہے اور اس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے ویسے ہی وہ (امیر) بھی تو انسان ہے۔ اگر اس خدمت گار کی جگہ خود یہ کام کرتا ہوتا تو کیا یہ غلطی نہ کرتا۔ پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے تو اس کی اور شامت آتی ہے۔ اور آقا کے دل میں رہ رہ کر جوش اٹھتا ہے کہ یہ ہمارے سامنے کیوں بولتا ہے۔ اور اسی لئے وہ خدمت گار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے' حالانکہ اس کا حق ہے کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے زبان کشائی کرے۔

اس پر مجھے ایک بات یاد آئی ہے کہ سلطان محمود کی (یا ہارون الرشید کی) ایک کنیز تھی۔ اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر جو کیا تو اسے گدگدا اور ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پا کر اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں تو سہی کہ اس میں کیا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آگئی۔ جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی۔ وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی تو اس لئے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لئے ہوں کہ میں چند لحہ اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 89)

حضرت بانی سلسلہ کا یہ ارشاد کتنا دردناک ہے۔ یہ امراء کے لئے بھی اور افسران کے لئے بھی جو ماتحتوں پر گرجنا برسنا اپنی افسری کا حصہ خیال کرتے ہیں اور ایسے عالم میں یہ بالکل بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جو بات سب سے زیادہ ناپسند ہے اس میں ایک بات تکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی افسر کو اللہ کی رضا کی راہوں پر چل کر ماتحتوں سے محبت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

یہ ہجومِ مرداں اور ایسا اعلیٰ انتظام
جلسۂ سالانہ کا دیکھے تو کوئی اہتمام
ہر کسی کے دامنِ دل میں سرورِ جاوداں
اور رُوحوں کو ملا ہے آسمانوں کا پیام
احترامِ آدمیت ہے ہر اِک کردار میں
ہے تشخص بھی ہمارا احترام و احترام

ابوالاقبال (لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب الرحمان زیروی- خلافت لائبریری ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکاتیب گرامی

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے نام

مخدومی مکرمی اخویم (-) مہربانی نامہ آنمکرم پہنچکر مژدۂ افاقہ از مرض بہت خوشی ہوئی۔(-) خدا تعالیٰ آپ کو پوری صحت بخشے۔ آپ ایک حقانی جماعت کے لئے مخلصانہ جوش اور ہمت اور استقامت میں ایک ایسا نمونہ ہیں۔ جس کی دوسروں کو پیروی کرنی چاہئے۔(-) مولوی محمد احسن کی جس قدر تحریریں بھوپال سے پہنچی ہیں۔ ان میں اخلاص پایا جاتا ہے اور وہ مدت سے اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ آنمکرم بے شک مفصل خط ان کی طرف لکھیں۔ آنمکرم کی نوکری ہمارے ہی کام آتی ہے۔ ظاہراس کا دنیا اور رباطن سراسر دین ہے۔ اگرچہ بظاہر صورت تفرقہ میں ہے۔ مگر (اللہ القدیر نے چاہا تو) اس میں جمعیت کا ثواب ہے۔ اور (اللہ القدیر نے چاہا تو) ذریعہ بہت سے برکات اور خوشنودی مولیٰ کا ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے جو حکیم و علیم ہے۔ بعض مصالح کی رو سے اس مقام میں آپ کو متعین فرمایا ہے۔ پس قیام فی ما اقام اللہ ضروری ہے۔ اس راہ سے آپ کو فیض رحمانی پہنچیں گے۔ (اللہ نے چاہا تو)۔

جس وقت خدا تعالیٰ پورے طور پر آرام و صحت عطا فرمادے گا۔ اگر رخصت مل سکے۔ تو تشریف لاویں۔

مخدومی و مکرمی اخویم(-)

معلوم نہیں کہ اب آنمکرم کی طبیعت کیسی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد تر شفا بخشے۔ اس عاجز کو آنمکرم نے قادیان کی سڑک پر لیکھرام کے اشعار دیئے تھے۔ ان کی طرف خیال کرنا ایسا فراموش ہو گیا۔ کہ کبھی یاد نہ آیا۔ آنمکرم نے ایک دو مرتبہ لکھا بھی۔ مگر پھر بھی بھول گیا۔ اب (اللہ القدیر نے چاہا تو) بقیہ مضمون کو جلد ختم کر کے اس طرف متوجہ ہوں گا۔ بباعث علالت طبع دورہ مرض حافظہ میں بہت قصور ہو گیا ہے۔ دو تین روز سے اس قدر دورہ مرض ہوا کہ ضعف بہت ہو گیا۔ اور کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ مطبع سے بار بار مطالبہ ہے۔ کہ بقیہ مضمون بھیجنا چاہئے مگر طاقت نہیں کہ کچھ لکھ سکوں۔

فضل احمد کا خط نہایت اور غایت درجہ کی التجا سے آیا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی خدمت میں سفارش کریں۔ کہ کوئی نوکری میرے گزارہ کے موافق کرادیں۔ میں اپنے عیال کا گزارہ نہیں کر سکتا۔ سو اگرچہ مصلحت وقت کا حال' آنمکرم کو بہتر معلوم ہو گا۔ لیکن اگر کچھ ہرج نہ ہو۔ اور مصلحت کے خلاف نہ ہو۔ اور کچھ جائز اعتراض نہ ہو۔ اور آنمکرم کچھ اس کی معاش کے لئے اس سے بہتر تجویز کر سکیں تو کر دیں۔(-) جن دو لڑکوں کے لئے حضرت خضر نے تکلیف اٹھائی۔

اور ایک خویش کی وجہ سے دو بیگانوں پر رحم کر دیا۔

امید کہ اپنی روانگی سے پہلے اس عاجز کو ضرور

— — — — — — — — اخدا تعالیٰ نے بباعث اپنی ستاری کی صفت کے ان کے چال چلن کو پوشیدہ رکھ کر ان کے باپ کی صلاحیت ظاہر کر دی۔ اور ان کی حالت کو جو اصل میں اچھی نہیں تھی کھول کر نہ سنایا۔

مطلع فرمادیں گے۔ اس قدر میں نے لکھا تھا۔ کہ پھر نہایت عاجزی سے فضل احمد کا خط آیا ہے۔ کہ

خدمت میں مولوی صاحب کے میری نسبت ضرور لکھیں۔ آنمکرم اس کو بلا کر اطلاع دیدیں۔ کہ تیری نسبت وہاں سے سفارش لکھی ہے۔ اگر مناسب سمجھیں۔ کسی کو اس کی نسبت سفارش کر دیں۔ کہ وہ سخت حیران ہے۔ اس کی ایک بیوی میرے ساتھ اس جگہ ہے۔ اور ایک قادیان میں ہے۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ
لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ نہیں۔ مگر لدھیانہ کے پتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ 1891ء کا ہے۔ (عرفانی)

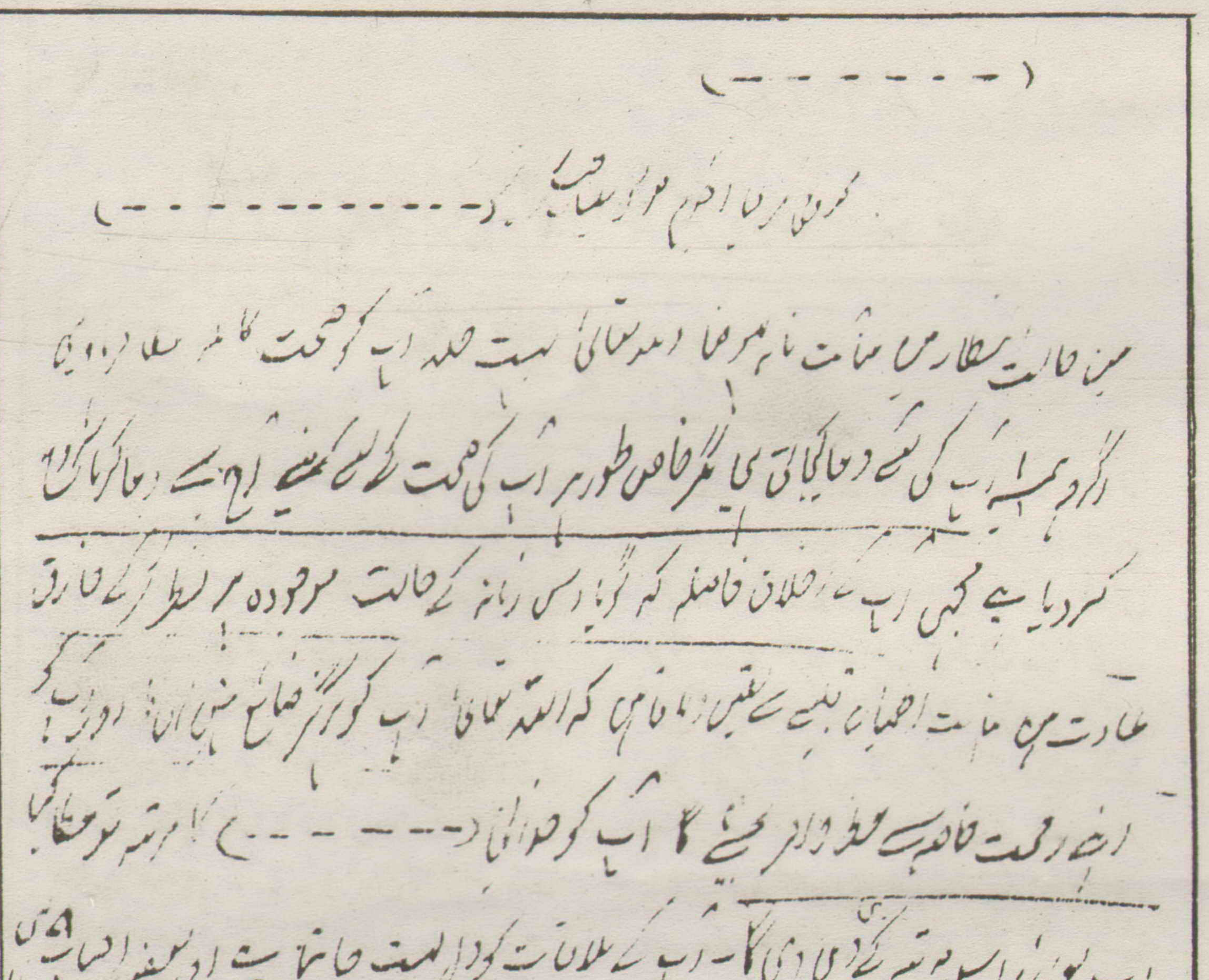

حضرت بانی سلسلہ کی مبارک تحریر کا ایک نمونہ

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب (-) مبلغ تیتیس (33) روپیہ معرفت مولوی محمد حسین صاحب مجھ کو پہنچ گئے۔ یہ آپ کا کمال اخلاص اور غایت درجہ کی محبت ہے۔ کہ باوجود نہ ہونے روپیہ کے وقت پر آپ نے قرض لے کر روپیہ بھیجا۔ اور مجھے خارجاً معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلے بھی آپ نے ایک دو مرتبہ ایسا ہی کیا تھا جزاکم اللہ کما تحملتم۔ اور میں جس نیت سے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد
از لدھیانہ محلّہ اقبال گنج

نوٹ اس خط پر تاریخ درج نہیں۔ مگر لدھیانہ کے پتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ 1891ء کا ہے۔ (عرفانی)

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب(-)

میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ سردار ویٹ خان خلف الرشید مسٹر جان ویٹ کہ ایک جوان تربیت یافتہ قوم انگریز دانشمند مدبر آدمی انگریزی میں صاحب علم آدمی ہیں۔ اور کرنول احاطہ مدراس میں بعہدہ منصفی مقرر ہیں۔ آج بڑی خوشی اور ارادت اور صدق دل سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ ایک باہمت آدمی اور پرہیز گار طبع اور محب (دین حق) ہیں۔ انگریزی میں حدیث اور (کلام الٰہی) کو دیکھا ہوا ہے۔ چونکہ رخصت کم تھی۔ اس لئے آج واپس چلے گئے پھر ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ تین ماہ کی رخصت لے کر اسی جگہ رہیں۔ اور اپنی بیوی کو ساتھ لے آویں۔ وہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہر ایک ملک میں واعظ بھیجنے چاہئیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایک مدراس میں واعظ بھیجا جاوے۔ اس کی تنخواہ کے لئے میں ثواب حاصل کروں گا۔ غرض زندہ دل آدمی معلوم ہوتا ہے۔ تمام اعتقاد سن کر آمنا امنا کہا۔ کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔(-) الغرض وہ محققانہ طبیعت رکھتے ہیں۔ اور علوم جدیدہ میں مہارت رکھتے ہیں۔ زیادہ تر خوشی یہ ہے کہ پابند عبادات خوب ہے۔ بڑے التزام سے عبادت پڑھتا ہے۔ جاتے وقت امام (بیت) حافظ کو دو روپیہ دیئے۔ اور اس عاجز کے ملازموں کو پوشیدہ طور پر چند روپیہ دینے چاہے۔ مگر میرے اشارہ سے انہوں نے انکار کیا۔ ایک مضبوط جوان دوہرا بدن کا مشابہ بدن قاضی خواجہ علی کے اور اس سے کچھ زیادہ۔ خدا تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔ کرنول احاطہ مدراس میں منصف ہے۔ آنمکرم بھی اس سے خط و کتابت کریں۔ ان کے پتہ کا ٹکٹ بھیجتا ہوں۔ مگر ٹکٹ میں بلور لکھا ہے۔ وہاں سے بدلی ہو گئی ہو گی۔ والسلام

خاکسار غلام احمد
از قادیان 31 جنوری 1892ء

یہ وعدہ کر کے گئے ہیں۔ کہ ازالہ اوہام کے بعض مقامات انگریزی میں ترجمہ کر کے بھیج دوں گا۔ ان کو چھپوا کر شائع کر دینا۔ اور ازالہ اوہام کی دو جلد لے گئے ہیں۔ قیمت دینے پر اصرار کرتے تھے۔ مگر نہیں لی گئی۔

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب (-)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل مفصل حال اپنی علالت طبع کا لکھ چکا ہوں۔ رات قریباً اٹھارہ دفعہ بول کی حاجت ہوئی۔ اور تمام رات بے چینی اور بیداری میں گزری۔ چار بجے کے قریب کچھ نیند آئی۔ امید کہ توجہ فرما کر کوئی تجویز کر کے بھیجدیں گے۔ کہ ضعف بہت ہوتا جاتا ہے۔ شاید ضعف، قلب کے خواص میں سے یہ بھی ہے۔ کہ کثرت سے پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب سے ضعف ہو جاتا ہے۔ امید کہ خداوند کریم اپنے فضل سے شفا بخشے گا۔ اسی طرح دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے۔ تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی۔ یہاں تک کہ بظاہر زندگی سے یاس کلی ہو گئی۔ اور ایک شخص جو میرے ساتھ ہی بیمار ہوا تھا وہ فوت ہو گیا۔ لیکن اس نازک حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک عجیب طور سے شفا بخشی (۔)

ایسا ہی اس دوسری بیماری میں بھی جب حال قریب موت ہوا۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے (خبر ملی) البراء سو یقین رکھتا ہوں۔ کہ خداوند کریم اس بیماری سے نجات بخشے گا۔

فضل احمد نے جموں سے بڑا شکریہ کا خط لکھا ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب نے بڑی جدوجہد اور توجہ سے میرا معالجہ کیا۔ اور نیز درخواست کرتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کٹھوعہ میں میری تعیناتی کرادیں۔ اس کو لکھا گیا تھا۔ کہ دو چار روز کے لئے مل جائے۔ معلوم نہیں وہ کیوں نہیں آیا۔ اور صاحبزادہ افتخار احمد صاحب کی والدہ نہایت الحاح سے عرض کرتی ہیں۔ کہ افتخار احمد کی ہمشیرہ چند روز کے لئے ہم کو مل جاویں۔ اور نیز سیالکوٹ سے مختار بھی مل جاوے۔ اور پھر اکٹھی چلی جاویں پس اگر خود آنمکرم کو فرصت ہو۔ تو نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ مدت کے بعد آنمکرم کی ملاقات سے فرحت حاصل ہو۔ اور ان کا مطلب بھی پورا ہو جائے۔ اور ہمارا بھی۔

خاکسار غلام احمد

از لدھیانہ 7۔ اپریل 1892ء

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب (۔)

کل کی ڈاک میں آنمکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی۔ مگر ساتھ ہی دل پر کھل گیا۔ یہ خداوند حکیم و کریم کی طرف سے ایک ابتلاء ہے۔ (اللہ القدیر نے چاہا تو) کوئی خوف کی جگہ نہیں۔

اللہ جلشانہ کی پیار کی قسموں میں سے یہ بھی ایک قسم پیار کی ہے۔ کہ اپنے بندے پر کوئی ابتلاء نازل کرے۔

مجھے تین چار روز ہوئے کہ ایک متوحش خواب آئی تھی۔ جس کی یہ تعبیر تھی۔ کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے۔ اور کچھ ضرر پہنچاتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن کا بھی کام تمام ہو لیا۔ میں نے رات کو جس قدر آنمکرم کے لئے دعا کی اور جس حالت پر سوز میں دعا کی۔ اس کو خداوند کریم خوب جانتا ہے۔ اور ابھی اس پر بفضلہ تعالیٰ بس نہیں کرتا۔ اور چاہتا ہوں۔......... کہ خداوند کریم سے کوئی بات خوش کرنے والی سنوں۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو چند روز تک اطلاع دوں گا۔ اور اللہ القدیر (نے چاہا تو) آپ کے لئے دعا کروں گا۔ جو کبھی کبھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک یگانہ رفیق کے لئے کی جاتی ہے۔ ہمیں جو ہمارے بادشاہ ہمارا حاکم ذوی الاقتدار زندہ حیّ و قیوم موجود ہے۔ جس کے آستانہ پر ہم گرے ہوئے ہیں۔ جس قدر اس کی مہربانیوں اس کے فضلوں اس کے عجیب قدرتوں اس کی عنایات خاصہ پر بھروسہ ہے۔ اس کا بیان کرنا غیر ممکن ہے۔ (۔)

آج رات خواب میں دیکھا۔ کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ لڑکے کہتے ہیں۔ کہ عید کل تو نہیں پرسوں ہو گی۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ایسا پر اشتعال حکم کسی اشتعال کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ کیا بد قسمت وہ ریاست ہے۔ جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت اور سچے خیر خواہ نکالے جائیں۔ اور معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔

حالات سے مجھے بہت جلد مفصل اطلاع بخشیں۔ اور یہ عاجز اللہ القدیر (نے چاہا تو) ثمرات بینہ دعا سے اطلاع دے گا۔ بفضلہ تعالیٰ مجھے فصیح کی نسبت حالات سن کر نہایت افسوس ہوا۔ اپنے محسن کا دل سخت الفاظ سے شکستہ کرنا اس سے زیادہ اور کیا نااہلی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو نادم کرے۔ اور ہدایت بخشے۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

از قادیان 26۔ اگست 1892ء

یادرفتگاں

پیر محمد اکاؤنٹنٹ احمدیہ فارمز سندھ

محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد

مینیجر احمدیہ فارمز سندھ

چوہدری صاحب 1941ء کے قریب سندھ فارمز میں آئے۔ اس سے پہلے بطور واقف زندگی مرکزی دفاتر کے ماتحت مختلف جگہوں پر ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ خط اردو نہایت شاندار لکھتے اور کٹنگ نہیں کرتے تھے تیز لکھتے شکستہ لکھتے۔ لیکن صاف پڑھا جاتا۔ خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ ہوتا۔ کاغذ کو تہہ کرنا۔ حاشیہ چھوڑنا تا فائل ہو سکے آداب و القاب 'مودبانہ ہوتے۔ بزرگوں کا احترام سلسلہ کے مرکزی کارکنوں کی مہمان داری۔ پھر مہمانوں کے پاس بیٹھنا۔ پر لطف کلام کرنا۔ مجلس ان کے کلام سے زعفران زار بن جاتی۔ زبان سندھی انہوں نے بہت جلد اور بہت اچھی سیکھ لی۔ سندھی احباب سے گفتگو کرتے تو بعینہ سندھی معلوم ہوتے۔ قد آور جوان داڑھی پوری رکھی ہوئی پر جلال شبیہ قوت فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کافی عطا کی ہوئی تھی۔ نہایت ذہین و فہیم قیافہ شناس انسان تھے۔ اردگرد کے فارموں' لوتکالابنی پھیرڈ کے درمیان ڈاک خانہ بشیر آباد تھا۔ لوگوں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ سندھی زمیندار بھی اکثر معاملات میں انہیں بلا کر مشورہ لیتے اور فیصلہ ان کے حسب منشا کرتے تھے۔ ہمدردی بنی نوع انسان اور نیک مشورہ دینا ان کا شیوہ تھا۔ دفتر اریگیشن کے افسروں' ریونیو کے افسروں' تہہ دار مختار کار' ڈپٹی کمشنر سے مل کر اپنے کام کرا لیتے تھے۔

بشیر آباد میں آپ کے بعد چوہدری فضل احمد صاحب پانچ چھ سال مینجر رہے۔ تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ آپ ناصر آباد بھی رہے آپ احمد آباد بھی رہے۔ محمد آباد پہلے رہے۔ آپ کو جماعتی عہدہ یا دنیاوی برتری کی خواہش نہ ہوتی تھی۔

۔ خود مینجر فارم

تھے۔ کافی جماعتی کام اور جھگڑوں کے فیصلے ان کے ذمہ ہوتے تھے۔ پھر بعض لوگ حضرت صاحب کی خدمت میں شکایات لکھ بھیجتے۔ جن کے فیصلے خط و کتابت سے یا مرکزی نمائندہ وفد کے ذریعہ یا حضرت امام جماعت الثانی کے دورہ پر طے ہو جایا کرتے تھے۔ بڑی بڑی سخت چٹھیاں مرکز سے یا حضرت صاحب کی طرف سے آتیں۔ لیکن گھبراتے نہ تھے۔ بعد عشاء کافی دیر ذکر الٰہی بیت الذکر میں کرتے۔ تہجد کے وقت اٹھتے دعائیں کرتے میرے اور ان کے درمیان دیوار حائل تھی۔ لیکن اپنی ضرورت کے مطابق اہل خانہ نے سوراخ دیوار میں رکھا تھا۔ حسب ضرورت چیز لے دے لیتے۔

ایک دفعہ جون کے قریب بارش کا موسم قریب آ گیا۔ مزارعین کی گندم اٹھالی گئی لیکن خود کاشت کی گندم اندازاً تین سو من کے قریب باہر تھی۔ آسمان پر بادل اس قدر گھنے آ گئے معلوم ہوتا تھا کہ برسات منٹوں میں جل تھل کر دے گی۔ یہ اپنے صحن میں اونچی آواز میں دعائیں کر رہے تھے۔ کہ الٰہی بچالے۔ ان کی گریہ وزاری سے میں نے تھوڑی دیر میں محسوس کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ بارش کو ہوا کے ذریعہ دور لے گیا۔ اور گندم بھیگنے سے بچ گئی۔

نہایت مہربان انسان تھے۔ اپنا بچہ تھا نہیں دوسری شادی بھی کی۔ میرے بچوں سے محبت کرتے اور نام بنام دریافت کرتے ہر ایک کے متعلق۔ ان کے نانا جان کھاریاں میں حضرت حافظ مولوی فضل الدین صاحب تھے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خصوصی رفقاء کی فہرست میں سے ابتدائی مبائعین میں سے تھے۔ صاحب رؤیا کشف بزرگ تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی مدرسین میں سے تھے۔ زمیندارہ بھی اچھا تھا۔ آپ کی شادی آپ کے بڑے ماموں مولوی عبدالرحمان صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ بہت دیندار بہن ہیں میری بڑی بیٹی نے ان سے ترجمہ کلام الٰہی پڑھا۔ آپ کی والدہ اور والد صاحب محتاجوں کی ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ کوشش کرتے کہ ہر ایک کی حاجت روائی ہو سکے۔ آپ کے والد بھی برادری کے فیصلے کرتے تھے۔ اور بنی نوع انسان سے ہمدردی فرماتے۔

چوہدری صاحب گھوڑے کی سواری کرتے روزانہ صبح اکثر دہی پی کر گھوڑے پر باہر زمین کا چکر لگاتے۔ ہر آدمی سے جو زمین پر ہل چلا رہا تھا۔ یا گوڈی کرتا ہوتا۔ یا پانی لگا رہا ہوتا۔ ہدایات دیتے۔ جہاں زیادہ کام ہوتا کراہ وغیرہ کا فصل کی کٹائی چنائی کا زیادہ دیر ٹھہرتے۔ گھوڑا دوسرے کو پکڑا دیتے یا بندھوا دیتے۔ اور کام کی انجام دہی تک ٹھہرتے۔ بعض کا کام کاشت کے متعلق صحیح وتر آنے پر سہاگہ ہل اور کراہ کا کام مکمل کرنے کے بعد کاشت چھٹہ یا پور (نالی) کے متعلق رہنمائی کرتے۔ عموماً گیارہ بارہ بجے تک باہر رہتے۔ گھر آ کر نہاتے پھر کھانا کھاتے۔ میں دفتر میں ہوتا۔ جب تک دفتر کچا تھا ہوادار کمرہ نہ تھا۔ کہتے کہ باہر نہر کے ساتھ چارپائی پر کتابیں رکھ کر کام کریں۔ اگر کوئی واقف کار یا دوسرا ملنے والا آ جائے تو اسے خیر خیریت پوچھیں۔ سندھی دوستوں کی مہمان نوازی کریں پانی چائے پوچھیں اور کسی کو کہہ کر یا خود گھر پیغام بھجوا کر پانی یا چائے منگوا لیا کریں۔ خوش چہرہ سے ملنا کس قدر اعلیٰ اخلاق میں سے ہے۔ آپ نے اپنے گاؤں سے کئی آدمی بھرتی کر کے محنت کرنے والے کھیتی کرنے والے فارم کو مہیا کئے۔ ڈھورہ سرکاری زمین کا رقبہ حضرت صاحب کی منشاء کے مطابق دو تین لاٹ میں 100۔ ایکڑ کے قریب خریدا۔ پھر جنگل کٹایا ڈھیاں نکالیں آباد کیا بہت فصل ہوتی رہی۔

ایک دفعہ ناصر آباد اسٹیٹ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی میٹنگ سے فرصت ہوئی۔ بعد دوپہر ہم ناصر آباد سے میرپور خاص آئے۔ پھر سوچا ٹنڈو والہ یار گئے تو بس جا چکی ہو گی۔ ٹنڈو الہ یار سے مرواہ تک ایک ریڑھا پر سوار ہو کر پہنچے۔ کتابیں 15 بیس سیر وزنی وہاں ایک دوست ڈاکٹر کے ہاں رکھ دیں۔ کہ پھر کسی کو بھجوا کر منگوا لیں گے۔ میں اور برادرم چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب پیدل چل پڑے دس بارہ میل کچی سڑک پر شام سے گھنٹہ بھر پیشتر روانہ ہوئے کہ جس طرح بھی ہو۔ گھر پہنچ جائیں کیونکہ صبح عید الاضحیہ تھی۔ اندازاً دس بجے گھر پہنچے۔

1952ء کے قریب بشیر آباد میں آپ فصل کپاس کا گھوڑے پر معائنہ کر رہے تھے ایک خشک برانچ واٹر کورس میں گھوڑا جا رہا تھا۔ آگے اونچی زمین سے نشیب میں پانی گرنے کی وجہ گہرا کھڈا آ گیا۔ جس پر گھاس وغیرہ کی تاروں سے جال سا بنا ہوا تھا۔ گھوڑا رک گیا۔ چوہدری صاحب نے توجہ نہ کی۔ کہ راستہ خراب ہے۔ گھوڑا رک کیوں گیا ہے۔ دائیں بائیں سے گھوڑا نکل سکتا تھا۔ آپ نے گھوڑے کو مجبور کیا۔ اس نے چھلانگ لگائی۔ کھڈا چوڑا تھا۔ گھوڑا ایسا کھڈے میں گرا کہ اس کی ٹانگیں اوپر اور پشت کے نیچے کھڈے میں جا لگی چوہدری صاحب کے پاؤں رکاب میں تھے گھوڑا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک کھیت کے فاصلہ پر میرا بیٹا شاہ محمد الیاس کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد ایم-اے

ذرا پلٹ کر دیکھیں

کچھ عرصہ ہوا میرے ایک عزیز نے مجھ سے خواہش کا اظہار کیا کہ میں اس نئی نسل کے لئے جس نے احمدیت کی سیٹلائٹ دور میں یا اس سے کچھ عرصہ پہلے آنکھ کھولی اور جو اب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہیں بلکہ درحقیقت وہ جو جوانی کو خیر آباد کہنے کی منزل پر پہنچ رہے ہیں اسے یہ بتائیں کہ یہ سفر کس کسمپرسی کی حالت سے شروع ہوا تھا تاکہ وہ موازنہ کر سکیں کہ جماعت خدا کے فضل سے کہاں سے کہاں نکل گئی ہے۔

موجودہ نسل خواہ اس کا تعلق دنیا کے کسی خطہ سے بھی ہو اس کے لئے اس امر کا احاطہ کرنا کہ بڑ کا یہ تناور درخت جس کی چھاؤں تلے آج احمدی پھل پھول رہے ہیں اس کا بیج بڑ کے بیج کے مقابل میں بھی کتنا کمزور اور ناتواں تھا۔ جس طرح کسی ارب پتی کے بچے کے لئے یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ دنیا میں ایسے بچے بھی ہیں جو رات کو بلک بلک کر ماں باپ کے سینے سے لگے خالی پیٹ فٹ پاتھ پر سو جاتے ہیں کہ ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ جس طرح مشہور ہے کہ انقلاب فرانس کے موقعہ پر جب لوگ بادشاہ کے محل کا محاصرہ کرکے انقلابی نعرے لگا رہے تھے تو ملکہ نے کسی وزیر سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا نعرے لگا رہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ روٹی کے نعرے لگا رہے ہیں کیونکہ یہ لوگ بھوکے ہیں تو ملکہ نے حیرت سے جواب دیا کہ اگر روٹی نہیں ملتی تو کیک کیوں نہیں کھا لیتے۔ اسی طرح ان کے لئے احمدیت کے ابتدائی ایام کو تصور میں لانا ایک مشکل امر ہے۔

ہمارے وہ بزرگ جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ فرشتہ سیرت لوگ جنہوں نے اس سلسلہ کے بانی کے قدموں میں دھونی رمائی اور اپنا تن من دھن اس کے اشاروں پر قربان کر دیا۔ بعض تو ان میں ایسے بھی تھے جنہیں اشاروں کی بھی ضرورت نہ پڑتی بلکہ وہ اپنے محبوب کے چہرے سے ہی اس کی خواہش پڑھ لیتے اور اسے زبان سے کچھ کہنا ہی نہ پڑتا۔ وہ اس کے عاشق تھے۔ بے دام غلام 'ایسے عاشق جو اپنے محبوب کے قدموں میں اپنی مطاع لٹانے کے لئے بے تاب رہتے۔ وہ تو دیر ہوئی ہم سے ایک ایک کرکے رخصت ہو گئے۔ چلتے چلتے یہاں وہ واقعہ کا ذکر کئے بغیر گزرنا میرے لئے محال ہے کہ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ کی وفات کے چند ماہ بعد خادمہ یا کسی بچہ نے مجھے بتایا کہ کوئی دوست باہر دروازہ پر انہیں بلا رہے ہیں۔ باہر نکلا تو حضرت منشی اروڑے خان تھے۔ ان کے لئے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے قابو پا کر انہوں نے میرے ہاتھ پر دو یا تین پاؤنڈ رکھے اور پھر ان کی حالت غیر ہو گئی اور کہا کہ یہ پاؤنڈ حضرت اماں جان کو دے دوں وہ یوں روتے تھے کہ جس طرح بکرا ذبح کیا جا رہا ہو۔ فرمایا کہ ان کی بڑی خواہش تھی کہ حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں سونے کی اشرفیاں پیش کروں۔ تمام زندگی پیسہ پیسہ جوڑتا رہا مگر اشرفی خریدنا ان کے بس سے باہر رہا اور جب اتنی رقم اکٹھی ہو گئی تو حضرت بانی سلسلہ کا وصال ہو گیا اب آپ کو حضرت اماں جان کے لئے دے کر جا رہا ہوں۔ میرے نزدیک تو حضرت بانی سلسلہ اپنے ایسے چند رفیق ہی چھوڑ کر چلے جاتے تو بھی وہ ان کی سچائی پر دلیل ٹھہرتے۔ آخر وہ بھی تو سچے ہی تھے جن کے جو چند حواری ان کے ساتھ تھے ان میں سے بعض نے امتحان کے وقت ان کا ساتھ چھوڑ دیا حتیٰ کہ ایک نے چند سکوں کے عوض انہیں دشمنوں کے پاس فروخت کر دیا۔ اور جن کے ماننے والوں کو پھر اللہ تعالیٰ نے ایسی حکومت سے نوازا جس پر سورج غروب نہ ہوتا تھا اور آج بھی عیسائی قومیں دیگر اقوام کی قسمت سے کھیلنے پر مقدر ہیں گو زوال کے آثار شروع ہو چکے ہیں اور یہاں عشق کا یہ حال ہے کہ ساری عمر پیسہ پیسہ جوڑتے گزر گئی کہ محبوب کے حضور اشرفی پیش کرنے کی سعادت مل سکے اور جب اشرفی جتنے پیسے پورے ہوئے تو محبوب دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

تاریخ احمدیت سے پتہ چلتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی 1926ء تک کی مالی حالت کا یہ حال تھا کہ کارکنوں کو۔ اور کارکن بھی جو انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ کئی کئی ماہ کی تنخواہیں تاخیر سے ملتی تھیں کیونکہ انجمن کے پاس فنڈز کی اتنی کمی ہوتی کہ کارکنوں کو باقاعدہ ماہوار تنخواہ دینا ناممکن ہوتا تھا۔ موجودہ نسل میں سے بیشتر نے وہ زمانہ بھی نہ دیکھا ہوگا جب اس بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں ربوہ آباد ہوا اور جماعت کے دوسرے سربراہ کچے مکان میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ جب یہاں بجلی تک کی سہولت میسر نہ تھیساور جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ظہر کے بعد بیت الذکر میں تشریف فرما ہوتے تو ان کا ململ کا کرتہ پسینہ سے شرابور ہو کر ان کے جسم سے چپک رہا ہوتا۔ بادی النظر میں لوگ ان دیوانوں کو مجنون ہی سمجھتے تھے جنہوں نے مجنوں کی طرح بس ایک تیشہ کی مدد سے پہاڑ کو چیر کر نہر لانے کا عزم کیا ہوا تھا۔

اب ذرا قادیان کی تصویر ذہن میں لانے کی کوشش کرو جب حضرت بانی سلسلہ نے دعویٰ فرمایا اس وقت جماعت اور قادیان کی کیا حالت تھی۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حالات 1895ء کے ہیں: جب وہ بانی سلسلہ کا شہرہ سن کر قادیان کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ وہ لوگوں سے قادیان کا پوچھتے تو لوگ ان کا منہ تکتے۔ بالآخر ایک احمدی دوست نے راہنمائی فرمائی۔ لکھتے ہیں کہ قادیان کا کل زیر آباد رقبہ 1000 فٹ طویل اور 800 فٹ عریض ہوگا جس کے ارد گرد ببولوں کا گھنا جنگل تھا جہاں دن دہاڑے جاتے خوف آتا۔ جدھر نظر اٹھاؤ ویرانہ اور کھنڈر۔ عمارات برباد اور مکانات مسمار۔ اکثر مقفل اور بے چراغ۔ خال خال کوئی آباد تھا۔ بازار صرف دو تھے۔ ایک بڑے بازار کے نام سے موسوم تھا اور دوسرا چھوٹا بازار۔ مگر دونوں سنسان چھوٹے بازار میں شاذ ہی کوئی دوکان کھلی اور آدمی نظر آتا۔ بڑے بازار میں چند دوکانیں کھلی دکھائی دیتیں۔ بازار محض نام کا تھا۔ نہ کوئی ہنر نہ کوئی پیشہ۔ تین دوکاندار تھے جو بازار کی زینت تھے۔ ایک مسلمان اور دو ہندو ایک بزاز دوسرا عطار اور تیسرا حلوائی حلوائی کی دوکان کی تفصیل یہ ہے باقی کا خود اندازہ لگا لیں۔ چار یا چھ آنے کا دودھ لے کر یہ لوگ صبح سے رات دس گیارہ بجے تک عموماً بیٹھا کرتے۔ جتنا دودھ بکتا باقی سے کھویا تیار ہوتا۔ کبھی دہی نہ بکتا تو رات کو بھلے پکوڑیاں تیار ہوتیں۔ کوئی گاہک آ گیا تو خیر وہی دہی چار و ناچار یوں چکا دی جاتی۔ بالعموم معمولی ضروریات زندگی کے لئے بٹالہ 'امرتسر یا پھر لاہور جانا پڑتا۔ گوشت سبزی کا بھی یہی حال تھا۔ قصاب دوسرے یا تیسرے دن بکرا کرتے وہ بھی نہ بکتا تو دیہات میں جا کر ادھار دے آتے۔ شہر کی عمومی حالت آج کسی بھی معمولی سے گاؤں کا نقشہ پیش کرتی تھی۔

یہی حال ذرائع آمد و رفت کا تھا۔ سب سے پہلے تو اس گمنام بستی کی تلاش کا مرحلہ پھر اس سے بھاری مرحلہ قادیان پہنچنے کا ہوتا۔ آمد و رفت کا اتنا فقدان تھا کہ سواری کا میسر آنا ہی مشکل ہو جایا کرتا۔ اس زمانہ میں ریڑھوں۔ بیل گاڑی 'گڈا اور زیادہ سے زیادہ دقیانوسی یکہ ہوا کرتا۔ چلنے میں دھکوں کا لگنا حتیٰ کہ پسلیاں دکھنے لگتیں۔ پیٹ میں درد اٹھنے لگتا۔ یوں معلوم ہوتا کہ کسی نے اوکھلی میں کوٹ دیا ہو۔ اکثر سواریاں پیدل چل کر پہنچتیں اور برسات کے موسم میں تو خدا کی پناہ بعض اوقات پورا پورا دن چلنے کے بعد قادیان پہنچ پاتے۔ پہلے پہل قادیان میں کوئی مہمان خانہ نہ ہوا کرتا۔ حضرت مولانا نورالدین کے مطب میں ہی مہمان قیام کیا کرتے۔ اسی طرح کوئی باقاعدہ لنگر خانہ نہ تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کے مکان کے اندر ہی ملک غلام حسین سالن تیار کرتے اور روٹی خادمات تیار کرتیں۔ نہ کوئی دفتر تھا اور نہ ہی کوئی محکمہ یا نظارت۔ مہمان نوازی' مسافر نوازی اور کیا تالیف و تصنیف' طباعت و اشاعت بیمار پرسی اور عزا پرسی' غرض تمام دینی کام تن تنہا خود حضرت صاحب کو ہی کرنا پڑتے۔ الغرض قادیان کیا تھا ایک گمنام بستی تھی جہاں نہ کوئی پریس تھا نہ تھانہ۔ نہ اخبار نہ بجلی تھی نہ فون۔ نہ ریل تھی نہ تار گھر۔ لیکن اسی بستی سے اٹھنے والی ایک آواز نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہر طرف مخالفت کا شور اٹھا۔ ایک قیامت برپا ہوئی۔ اور یہ ننھی سی کونپل نہ طوفان کے سامنے جھکی نہ کملائی اور آہستہ آہستہ خدا کے فضل سے زمین کے شور زدہ ہوتے ہوئے۔ باد سموم اور ناموافق موسم کا مقابلہ کرتے درخت میں ڈھلنے لگی۔

1891ء میں پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں باہر سے آنے والوں کی تعداد صرف 75 تھی اور 1892ء میں جلسہ پر باہر سے آنے والوں کو شامل کرکے تقریباً پانچ صد لوگ شامل ہوئے اور پاکستان میں 1983ء کے آخری جلسہ سالانہ پر تعداد پونے تین لاکھ تک پہنچ گئی اور جماعت کے چوتھے سربراہ کے ملک سے نقل مکانی کے بعد جب پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگا دی گئی تو جس طرح مثل مشہور ہے کہ جن کے عضو کاٹنے پر ہر عضو ایک نیا جن بن جاتا تھا اسی طرح ان پروانوں نے اب ہر ملک میں اسی شان سے جلسوں کا ایک میلہ لگا دیا ہے۔ کبھی لندن میں تو کبھی جرمنی میں۔ کبھی امریکہ میں تو کبھی کینیڈا میں اور افریقی ممالک علیحدہ اپنے اپنے ملک میں شمعیں روشن کرتے ہیں اور ساری دنیا پھر یہ نظارے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دیکھتی ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ حضرت بانی سلسلہ کے مریدوں پر خود حضرت صاحب کے عزیز و اقارب نے جو قادیان میں ایک کنواں تھا کا پانی بند کر دیا تھا اور لوگوں کو اور خود حضرت صاحب کو اس کی وجہ سے سخت تکلیف کا سامنا اٹھانا پڑ رہا تھا تو حضرت بانی سلسلہ نے احباب جماعت سے مبلغ 250 روپے چندہ کی اپیل کی اور دو دو آنے دوستوں سے اس غرض کے لئے جمع کئے۔ اخبار ریاست نے اپنے ایڈیٹوریل 12۔ اگست 1946ء میں یوں لکھتا ہے کہ "قادیان کی احمدی جماعت کے اس وقت کئی لاکھ ممبر ہیں۔ ان ممبروں میں چوہدری سر محمد ظفراللہ خان جیسے جج فیڈرل کورٹ بھی شامل ہیں جو اپنی آمدن کا زیادہ حصہ رفاہ عام کاموں کے لئے اس جماعت کی معرفت صرف کرتے ہیں۔ یہ جماعت مختلف شعبوں کے ذریعہ ہر سال لاکھوں روپیہ ہندوستان و غیر ممالک میں مذہب اور اخلاق کی اشاعت کے لئے صرف کرتی ہے۔ مگر آج سے پچاس برس پہلے اس جماعت کے بانی کے پاس کنواں لگوانے کے لئے اڑھائی سو روپیہ نہ تھا اور آپ نے دو دو آنہ جمع کرکے رفاہ عام کے لئے ایک کنواں لگوایا" اور 1892ء کے ہی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کمندیں ڈالی جا رہی ہیں یورپ اور امریکہ میں اشاعت کی۔ جس کی کمیٹی کی صدارت حضرت مولانا نورالدین صاحب کے سپرد کی گئی اور اس کمیٹی نے اجرائے مطبع و اخبار کے ماہوار اخراجات کا اندازہ اڑھائی صد روپیہ لگایا۔ حضرت بانی سلسلہ نے احباب جماعت سے باقاعدہ ماہوار چندہ کی اپیل کی اور فرمایا کہ کوئی شخص مجبوراً نہیں بلکہ اپنی خوشی سے حسب استطاعت چندہ لکھوائیں۔ چندہ دہندگان جن کی فہرست حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات ... میں شائع فرمائی ان میں سے ستاسی احباب کے وعدے آٹھ پائی سے دو روپے ماہوار تک کے ہیں اور کل وعدے اکہتر روپے آٹھ آنے کے ہوئے اور وصولی پونے اڑتالیس روپے کی ہوئی۔

حضرت بانی سلسلہ اس موقعہ پر فرماتے ہیں "ابھی ہمارے سامان نہایت ناتمام اور صادق جانفشاں بہت کم۔ اور بہت سے ہمارے کام ہمارے اشاعت کتب کے متعلق مخلصوں کی سبب باقی پڑے ہیں۔ پھر ایسی صورت میں جلسہ کا اہتمام جو صدہا آدمی خاص اور عام کئی دن آکر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31249

I Udin Holiludin son of sulaemi

پیشہ کاشتکاری عمر66 سال بیعت 1953ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-(1) زمین برقبہ 520 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 1.500.000 روپے (2) سلائی مشین مالیتی پچاس ہزار روپے (3) سائیکل مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 30'000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد Udin Holiludin انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 H.Didi Kantadireja انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 H.Apandi انڈونیشیا۔

مسل نمبر31250

I Aang Edwin son of Sulaeman Mukhtar

پیشہ تجارت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 91-7-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زمین میں حصہ مالیتی 25.000.000 روپے اور (2) ... مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 200.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Aang Edwin انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Rd.Ridhoan انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Eamma sulaeman انڈونیشیا۔

مسل نمبر31251

I Ahmad R.Kosasih son of Mohammad Idris

پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت 1967-1-27 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-(1) مکان برقبہ 40 مربع میٹر مالیتی 15.000.000 روپے (2) مکان برقبہ 100 مربع میٹر مالیتی 30.000.000 روپے (3) مکان برقبہ 114 مربع میٹر مالیتی 15.000.000 روپے کار سوزو کی ماڈل 1995ء مالیتی 20.000.000 روپے کل جائیداد 80.000.000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 600.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad R-kosasih انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Eman Sanusi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Tohir Ahmad انڈونیشیا۔

مسل نمبر31252

I- Syarief Ahmad S/o Omang Surahman

پیشہ ملازمت عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- زمین برقبہ 40 ہزار مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/8000000 روپے- 2- کار ماڈل 1974ء مالیتی-/5700000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/3550000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Syarief Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ano Suparno انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 احمد علی انڈونیشیا-

مسل نمبر31253

I- Deden Nata Prawira S/O Eman Sanusi

پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت 1986ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/260000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Deden Nata Prawira انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Eman Sanusi 2 طاہر احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر انڈونیشیا-

مسل نمبر31254

I- Mrs.Lina Marlina Janawis w/o Syarif Ahmad Arsyad

پیشہ ملازمت عمر34 سال بیعت 1980-4-12 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- فرنیچر مالیتی-/225000 روپے- اور حق مہر-/220000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/700. 187 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs Mar Lina Janawis انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Rasidi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 J.D.Nara.som انڈونیشیا-

مسل نمبر31255

I-U .Tadjiman s/o Syarif Anwar

پیشہ کاشتکاری عمر56 سال بیعت 1968ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- زمین برقبہ 2800 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/4000000 روپے- 2- دھان کا کھیت برقبہ 1400 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/10000000 روپے- 3- زمین برقبہ 588 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/6300000 روپے- کل جائیداد-/20300000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/100000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد U Tadjiman انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 H.Apandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 H.Didi Kantadireja ساکن انڈونیشیا-

مسل نمبر31256

I- Ahmad Mahmud S/O Abdurachman Ahmadi

پیشہ پنشنر عمر61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- مکان واقع انڈونیشیا مالیتی-/150000000 روپے- اور ٹیوٹا کار ماڈل 1996ء مالیتی-/3500000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ 1022500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Ahmad Mahmud ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Bachitiar-Husein B.A ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Ending .A. Manan ساکن انڈونیشیا-

مسل نمبر31257

I -Salim s/o Murdi

پیشہ کاشتکاری عمر70 سال بیعت 1950ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- مکان برقبہ.... واقع انڈونیشیا مالیتی-/2500000 روپے- اور دھان کا کھیت برقبہ واقع انڈونیشیا مالیتی-/7500000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/60000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Salim s/o Murdi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 BAban پسر موصی گواہ شد نمبر2 Min پسر موصی-

مسل نمبر31258

I- H. Apandi S/O Karjadinata

پیشہ تجارت عمر 66 سال بیعت 1966ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- زمین برقبہ 700 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/9000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/200000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد H. Apandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 H. Didi Kantadir EJA ٹاسک ملایا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Udin Holiludin جابر انڈونیشیا-

بقیہ صفحہ 4

گوڈی کر رہا تھا بھاگ کر پہنچا۔ بمشکل چوہدری صاحب کو نکالا لیکن پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ چوہدری صاحب بھاری اور بلند جسم کے جوان تھے۔ اور ساتھی بلا کر پیٹھ پر اٹھا کر گھر لائے۔ درد کی تسکین کے لئے گولیاں سارِیڈان اور انجکشن بھی لگایا۔ دو آدمی ساتھ بھجوا کر انہیں کراچی ان

کے بھائی بشیر احمد صاحب کے گھر پہنچایا۔ وہ اس وقت نیوی میں غالباً پیٹی آفیسر تھے۔ بعد میں چیف پیٹی آفیسر ہو کر ریٹائر ہوئے بشیر احمد صاحب کے ہاں سے ٹھیک ہونے پر واپس آئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی دورہ پر آتے بعض وقت ان کے ساتھ کوئی حرم خانہ یا کوئی صاحبزادی بھی ہوتی۔ مینیجر صاحب کے گھر بھی چلی جاتیں۔ ملازم مینیجر صاحب نے پانی بھرنے یا دیگر کاموں کے لئے رکھا ہوا تھا۔ آپ میاں بیوی دو کس ہی ہوتے تھے۔ کاموں کی انجام دہی کے لئے سماعیلہ سے کوئی ملازم بلا کر رکھ لیا کرتے۔ وہ آتا جاتا پانی بھرتا ہر وقت آواز دے کر تو نہیں آیا کرتا تھا۔ ملازم کو بچہ ہی سمجھتے تھے۔ حضرت صاحب کو اطلاع پہنچی کہ یہ نوکروں سے پردہ نہیں کرتے۔ فرمانے لگے۔ کہ ان کا رواج اور کلچر ہی ایسا ہے۔ کہ اپنی بہن۔ بیٹیوں کو بیاہ کے بعد نائی کے ساتھ سسرال یا میکے بھیج دیتے ہیں۔ مزاحیہ طور پر حضرت صاحب ہنس دیتے۔

برادرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد نے سنجر چانگ میں اچھا مکان اور دو کانیں بنوائیں کافی خرچ کیا۔ ظفر احمد صاحب کے کہنے پر ربوہ والا مکان مرمت اور وسیع کیا۔ کرایہ دار بھی اچھا مل گیا۔ چانگ سے سامان اور اہل خانہ ربوہ منگوا لئے۔ آپ کی وفات کے بعد مکان چانگ والا دو لاکھ میں فروخت ہوا ہے۔ نوکوٹ کے جنوب میں کلوئی کے قریب قطعہ لیا اور منشی کے حوالہ کیا۔ پھر زمین بھی خریدنے میں کافی رقم ضائع ہوئی۔ کئی سال سے ہارٹ اٹیک کے مریض تھے۔ ان کے بھائی بشیر احمد صاحب کینیڈا سے آئے۔ انہوں نے کراچی علاج کرایا۔ ٹھیک ہو گئے۔ دل کا مریض ہونے کی وجہ سے سفر خصوصاً اکیلے نہ کرتے تھے۔ بڑی احتیاط سے خوراک دوائی استعمال کرتے اور کام ہلکا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ جنت میں جگہ دے۔ امامت ثالثہ ' رابعہ میں کئی کام آئمہ کرام کی مرضی سے انجام دیئے۔ بے حد احترام کرتے ان کے نائبین اور مرکزی مربیان کرام کا بھی۔ قادیان بھی جلسہ سالانہ پر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے برادر خورد چوہدری لئیق احمد صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ ان کے بیٹوں اور اہل خانہ کو صحت و سلامتی بخشے۔ میں جب ربوہ جاتا ہوں۔ چوہدری صاحب کے اہل خانہ کو مل کر آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامتی اور صحت سے رکھے۔

بقیہ صفحہ 5

قیام پذیر رہیں اور جلسہ سابقہ کی طرح دور دراز کے غریب مسافروں کو اپنی طرف سے زاد راہ دیا جائے۔ اور کماحقہ کئی صدہا آدمیوں کی مہمان داری کی جائے اور دوسرے لوازم چارپائی وغیرہ کا صدہا لوگوں کے لئے بندوبست کیا جائے۔ اور ان کے فروکش ہونے کے لئے کافی مکانات بنائے جائیں اتنی توفیق ابھی ہم میں نہیں اور نہ ہمارے مخلص دوستوں میں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ تمام سامانوں کو درست کرنا ہزار ہا روپے کا خرچ چاہتا ہے۔ اور قرضہ وغیرہ پر اس کا انتظام بھی کیا جائے تو بڑے سخت گناہ کی بات ہے کہ جو ضروریات

دین پیش آرہی ہیں اور ایسے اخراجات جو کسی کو یاد بھی نہیں رہتے۔ اپنے ذمہ ڈال کر ایک رقم کثیر قرضہ کی خوانخواہ اپنے نفس پر ڈال لی جائے"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت تمام تر مخالفت کے باوجود دنیا کے 156 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور اس کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ اب تو حال یہ ہے کہ امسال ہی 30 لاکھ نئے جماعت احمدیہ میں بیعت کر کے داخل ہوئے۔ اور اس کا لازمی اور طوعی چندہ جات کا عالمی سالانہ بجٹ ارب روپے سے زیادہ کا ہی ہو گا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن پر جو خرچ کا تخمینہ اگر لگایا جا سکے کیونکہ اس کے چلانے اور پروگرام بنانے کا تمام کام بغیر کسی اجرت کے والینٹرز بجالاتے ہیں لیکن یہی کام اگر کوئی کمپنی کرے تو اس کا بجٹ کئی سو کروڑ سے تجاوز کر جائے۔ اسی طرح انگلستان کی جماعت نے ہی جو اراضی اپنا لوکل مرکز بنانے کے لئے خریدی ہے اس کا رقبہ اس سے زیادہ ہے جو قادیان کی کل آبادی کا 1895 میں تھا۔ اسی طرح دیگر ممالک میں لوکل مراکز کا حال ہے۔ جس جماعت کا آغاز میں اپنا کوئی سکول تک نہ تھا وہ آج افریقہ کے پسماندہ ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال چلا رہی ہے۔ جس کے ماننے والوں پر ان کے اپنے مرکز میں کنوئیں کا پانی بند کر دیا گیا تھا وہ آج افریقہ کے آفت زدہ علاقوں اور بوسنیا کے اجڑے اور برباد لوگوں کے لئے امدادی سامان بھجوا رہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان میں سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوق میں محفوظ کر رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

"زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"

ولادت

○ مکرم لقمان فرید احمد عزیز کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-8-17 کو پہلی بچی سے نوازا ہے بچی کا نام اناء احمد تجویز کیا گیا ہے۔ بچی مکرم چوہدری غلام قادر صاحب آف دار العلوم غربی کی پوتی اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادم دین بنائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ 10- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز- سیرت حضرت امام جماعت الثالث از ناصرات الاحمدیہ بورے والا بمقابلہ شاہ تاج حصہ دوئم۔
11-30 تقریر از حافظ مظفر احمد صاحب۔
12-30 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

جمعرات 11- ستمبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 المائدہ- رس ملائی۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام قصیدہ- نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (29-12-95)
12-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ 12۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس
3-00 المائدہ- رس ملائی۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 35- (22-6-94) حصہ اول۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار محمد ادریس صاحب باب الابواب ربوہ (آف چینی) عرصہ ۶ سال سے ذہنی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ گل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم داؤ جان صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) کابل مورخہ 97-9-2 کو صبح پانچ بجے وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ اشرف بی بی صاحبہ صدر لجنہ بیوہ چوہدری علی محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر گ- ب/52 تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد مورخہ 97-8-26 رات 9 بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ کا جنازہ ان کے داماد مکرم شہادت علی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

دورہ برائے حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین، پھالیہ، راولپنڈی، اسلام آباد، میرپور آزاد کشمیر کے اضلاع کے دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خبریں

ربوہ : 9 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک اب کسی محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور ہم بھی محاذ آرائی کے حق میں نہیں ہیں تمام معاملات کو افہام و تفہیم سے طے کرنے کا جذبہ ہر طرف ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ اور عدلیہ کا کردار آئین میں طے ہے اور اس میں رہ کر ہی ہر ادارے کو کام کرنا چاہئے۔ وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کم کرنے کے حوالے سے قانون سازی کب ہو رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کو دیکھیں گے۔ ججوں کی تعداد کا مسئلہ مشورہ سے حل کریں گے۔ ملکی آئین میں ججوں کی تعداد کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ آئین کے مطابق کچھ کردار پارلیمنٹ کا ہوتا ہے اور کچھ عدلیہ کا۔ قانون سازی کے سلسلے میں حتمی فیصلہ بالآخر پارلیمنٹ ہی کر سکتی ہے۔

○ اسرائیلی وزراء نے وزیر اعظم یاہو سے جنوبی لبنان سے فوج واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ تامل چھاپہ ماروں نے شمالی مشرقی سری لنکا میں بڑا حملہ کر کے 16 افراد ہلاک کر دیئے ہیں۔ سری لنکا کی فوج نے شدید مزاحمت کی ہے۔ خونریز جنگ جاری ہے مرنے والوں میں سات چھاپہ مار اور 7 شہری شامل ہیں۔

○ اومان نے پاکستان کو مسئلہ کشمیر پر حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اومان کے وزیر خارجہ نے گوہر ایوب اور صدیق کانجو سے ملاقاتوں میں دو طرفہ تعلقات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

○ شیخوپورہ سرگودھا روڈ پر 8 مسلح افراد نے ناکے لگا کر دو بسوں اور ضلع ٹیکس کے ٹھیکیدار کی گاڑی لوٹ لی ہے۔ مزاحمت پر ایک شخص کو ہلاک کر دیا گیا۔ مسافروں سے نقدی زیورات اور قیمتی سامان چھین لیا گیا۔

○ بھائی پھیرو کے نواح میں پل لنڈیا نوالہ کے قریب ڈاکوؤں نے ڈرائیور کو گولی مار کر بس کو لوٹ لیا۔ بس شجاع آباد سے لاہور آ رہی تھی۔ پتوکی سے ڈاکو مسافروں کے بھیس میں سوار ہوئے تھے۔

○ پیپلز پارٹی کی سربراہ اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کے ترجمان کی طرف سے اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ سنڈے ٹائمز لندن میں کرسٹینا لیمب کی رپورٹ [illegible] پر مبنی ہے۔ بے نظیر برٹش پریس کونسل میں یہ معاملہ اٹھائیں گی۔

○ افریقی ملک زائر پر تیس برس حکمرانی کرنے والا صدر موبوتو 66 برس کی عمر میں مراکش کے دارالحکومت رباط میں انتقال کر گئے ہیں۔ انہوں نے 11 محل بنائے۔ 4 ارب دولت اکٹھی کی۔ اور جلاوطنی میں وفات پائی۔ ملک میں کرپشن بڑھنے کے بعد لارنٹ کبیلا کی فوجوں نے اسے 23۔ مئی کو ملک سے نکالا تھا۔

○ ملک کے چاروں صوبوں کی بار کونسلوں کے وائس چیئرمینوں نے انسداد دہشت گردی قانون مسترد کر دیا ہے۔ اور وفاقی وزیر قانون سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے رہنما اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ مجھ پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ میں نے کوئی جائیداد نہیں بنائی۔ الزامات کا جواب تین روز میں دوں گا۔

○ بینکوں میں نادہندگان کو دی گئی مہلت ختم ہو گئی ہے وزیر اعظم احتساب سیل نے فہرستیں مانگ لی ہیں۔ نادہندگان کو گرفتار کر کے مقدمے چیف احتساب کمشنر کو بھیجے جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر قانون انصاف اور پارلیمانی امور خالد انور نے کہا ہے کہ عدلیہ سے مفاہمت کی کوئی نہ کوئی راہ نکل آئے گی بات چیت چل رہی ہے۔ حکومت اور عدلیہ میں کوئی کشمکش نہیں۔ وزیر قانون نے کہا کہ میرے استعفیٰ دینے کی خبر درست نہیں ہے۔

○ ملک بھر میں تمام دینی جماعتوں اور اداروں کو بیرون ملک سے ملنے والی امداد اور عطیات کی نگرانی وزارت مذہبی امور کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام مذہبی جماعتوں کو آئندہ کسی بھی ملک یا ادارے کی طرف سے بھجوائے جانے والے فنڈز' عطیات یا تحائف وزارت مذہبی امور کے توسط سے ملیں گے۔ اس سلسلہ میں وزارت مذہبی امور میں الگ شعبہ قائم کیا جائے گا۔ ذیلی دفاتر صوبائی محکمہ اوقاف کے سیکرٹریٹ میں کھولے جائیں گے۔

○ چناب رینجرز نے چوکیوں پر قبضے کی بھارتی کوشش ناکام بنادی ہے۔ گولہ باری سے مزید 15 شہری شہید ہو گئے ہیں۔ وادی نیلم اور لیپا میں بھارت کی بلا اشتعال مسلسل گولہ باری سے 20 شہری زخمی بھی ہوئے۔ ایک مسجد شہید اور کئی مکانات تباہ ہو گئے۔ حملہ کے خدشے کے پیش نظر دس دیہات خالی کرا لئے گئے ہیں۔ پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے 10 بھارتی مورچے تباہ اور ایک بھارتی افسر سمیت 20 فوجی مارے گئے ہیں۔ ناکامی کے بعد بھارتی فوج نے سرحدی دیہات کو فائرنگ کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ پنجاب رینجرز بھی ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور وفاقی وزیر تعلیم سید غوث علی شاہ نے کراچی میں ان کی اقامت گاہ پر خصوصی ملاقات کی۔ تین گھنٹے کی اس ملاقات میں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران حکومت اور عدلیہ کے درمیان پیدا ہونے والی غلط فہمیاں دور کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ صدر مملکت نے حال ہی میں سپریم کورٹ کے ججوں میں کمی کا فیصلہ کیا تھا اور سپریم کورٹ نے اس کو معطل کر دیا اور حکومت سے اس فیصلے کی وضاحت طلب کی تھی۔ ایوان صدر کے ترجمان نے اس جواب طلبی پر رائے زنی سے گریز کرتے ہوئے کہا کہ یہ فرمان حکومت کے کہنے پر جاری کیا گیا تھا۔ جو ایک آئینی تقاضا تھا۔ اسی طرح اعلیٰ عدالتوں کو حکومت کی طرف سے انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کی تشکیل پر بھی اعتراض تھے۔ اسی دوران وزیر اعظم نے بعض سرکاری افسران معطل کر دیئے تھے تو سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لے کر معطلی کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا تھا۔

○ سپریم کورٹ نے بلوچستان اسمبلی کے رکن عبدالکریم نوشیروانی کو دس لاکھ کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کی صوبائی اسمبلی کی نشست بھی بحال کر دی ہے۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ نے پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے سابق وزیر اور فلور ملز کے ایک مالک غلام اکبر لاسی سے 10 لاکھ روپے جرمانہ وصول کرنے اور پانچ سال کے لئے نااہل قرار دینے کے حکم کو بھی معطل کر دیا ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 11- ستمبر 1997ء بروز جمعرات الفضل کا دفتر بند رہے گا۔ لہٰذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

خوشخبری
صرف محدود مدت کیلئے
ایک اور موقع
فوم کے گدوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
25٪ + 10٪ = ٹوٹل 35٪ ڈسکاؤنٹ
سنگل بیڈ کی پرانی قیمت میں ڈبل بیڈ فوم حاصل کریں گدیاں • تکیے اور فوم کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز اولمپیا کارپٹ، نیرکارپٹ، فلور شیٹ کی مکمل ورائٹی
احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ
فون: 211006

ھوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید
یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون 211538

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات خصوصی رعایتی قیمت کے ساتھ
ہر قسم کی جرمن سیلڈ و کھلی پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بایوکیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز نیز ہومیوپیتھک کتب کی خریداری کا قابل اعتماد مرکز
ہومیو ادویات کے بارہ میں معلومات کیلئے کوالیفائڈ ڈاکٹرز کی سہولت موجود ہے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 771 / 213156

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی • زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
(اقصیٰ روڈ) ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659